ساغر اقبالی

حاصل مطالعہ

خاکساری میں شمولیت کے بعد جاہل صوفی، فریبی پیر، جعلی زاہد، اور ریاکار عالم، میری نظروں سے نکل گئے اور آج بھی جو کتاب و سنت کا تارک ہے وہ میری نظر میں رہنمائی کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جب کوئی جبے قبے والا بہروپیا میرے سامنے بزرگی بگھارتا اور جھوٹے حال و قال کے تشنج کو سعادت قرار دیتا ہے تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے میری روح پر نیلی روشنائی انڈیلی جا رہی ہے۔ کیونکہ ان کی باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قبر کا آرام اور جنت کی آرائش سب کرائے کی چیزیں ہیں۔ عمل صالح کا زندگی میں کوئی مقام نہیں۔ (جہانِ دانش از: احسان دانش)

میں ان سوّروں کا ریوڑ بھی چرانے کو تیار ہوں۔ جو برٹش امپیریلز کی کھیتی کو ویران کرنا چاہیں۔ میں کچھ نہیں چاہتا۔ ایک فقیر ہوں اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر مر مٹنا چاہتا ہوں۔ اور اگر کچھ چاہتا ہوں تو اس ملک سے انگریزوں کا انخلاء دو ہی خواہشیں ہیں۔ میری زندگی میں یہ ملک آزاد ہو جائے یا پھر میں تختہ دار پر لٹکا دیا جاؤں۔

میری رگوں میں خون نہیں آگ دوڑتی ہے۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ میں قاسم نانوتوی کا علم لے کر نکلا ہوں۔ میں نے شیخ الہند کے نقش قدم پر چلنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ میں زندگی بھر اس راہ پر چلتا رہا ہوں اور چلتا رہوں گا۔ میرا اس کے سوا کوئی مؤقف نہیں۔ میرا ایک ہی نصب العین ہے اور وہ برطانوی سامراج کی لاش کو کفنانا اور دفنانا۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۶ اگست ۱۹۶۵ء)

جرمنی کا ایک بوڑھا آدمی صرف ایک گھنٹے کی نیند کے عوض اپنا مکان پیش کر رہا ہے۔ وہ گذشتہ جنگ عظیم میں لڑا تھا۔ جنگ کے زمانے سے اب تک وہ ایک لمحہ کے لئے بھی سو نہیں سکا۔ اس نے خواب آور گولیوں کی بے تحاشا مقدار بھی کھائی ہے۔ اور ہر قسم کی دوائیاں بھی استعمال کر چکا ہے مگر بے سود۔ آج وہ تینس برس بعد ایک گھنٹہ نیند کے عوض اپنا مکان پیش کر رہا ہے۔ (ایان فرانس پریس۔ سیارہ ڈائجسٹ سالنامہ ۱۹۶۸)

ہر چیز اس لئے مرتی ہے تاکہ وہ دوبارہ اپنے ساتھ نئی تخلیق لائے۔ چٹان مرتی ہے کہ گھر بنانے کے لئے چھوٹے چھوٹے پتھر پیدا کرے۔ شمع مرتی ہے تاکہ نور پیدا ہو۔ لکڑی مرتی ہے تاکہ اس سے آگ جل سکے۔ پھل مرتا ہے تاکہ اس سے درخت پیدا ہو۔ درخت مرتا ہے تاکہ پھل پیدا کرے۔ ہر چیز مرتی ہے تاکہ وہ اپنی اصل کی طرف لوٹے۔ زندگی رفتن ہے اور موت آمدن، زندگی لباس اور موت عریانی، زندگی ایک کھلا ہوا خیال ہے، اور موت ایک پوشیدہ راز۔ "خلق الانسان علمہ البیان" جو شخص اپنے مافی الضمیر کا صحیح طور پر اظہار نہیں کرتا وہ انسانیت کا حق ادا نہیں کرتا۔ (ترجمہ ایم آر کیانی)

ان ربک لبالمرصاد۔ بے شک تمہارا پروردگار تمہیں گھات لگائے تاک رہا ہے۔ (ترجمہ ابوالکلام آزاد)

سالگرہ منانے والے کم سے کم یہ تو سمجھ لیں کہ اس میں خوشی کی بھلا کیا بات ہوتی ہے جس کی عمر ایک سال گھٹ جائے اسے تو غم کرنا چاہیے، کہ مرنے کا وقت ایک سال اور قریب آ گیا۔ (شوت تھانوی)

شرابی کا نشہ اس قدر ناپاک اور نقصان رساں نہیں ہوتا جتنا دولت کا غرور اور منصب کا پندار (جہانِ دانش)

امیروں کے مال میں حرام غالب ہوتا ہے اور غریبوں کے مال میں حلال غالب ہوتا ہے۔ (سید عطاء المحسن بخاری)

جب نگاہوں کی زبان کھل جاتی ہے تو منہ کی زبان کی ضرورت نہیں رہتی۔ (ابوالکلام آزاد)

جس کے ہاں خیالات کی رعنائی ہو اس کے ہاں جذبات کا ہیجان و طغیان کم ہوتا ہے۔ (مولوی عبدالحق)

اخلاق کے تباہ و برباد ہونے کا سب سے بڑا سبب نوکری ہے (سعدی)

روٹی کی خیر منانے والے تعلیم یافتہ نوجوان میں ایک کمزوری ہوتی ہے جو اسے تلخ سچائی کے اظہار سے روکتی ہے۔ (منشی پریم چند)

جب تم خدا کا گھر چھوڑ دو گے تو عورتیں تمہارے گھر چھوڑ دیں گی (مولانا احتشام الحق تھانوی)

مرد بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ

بندۂ حُر کے لئے نشترِ تقدیر ہے نوش

نہیں ہنگامۂ پیکار کے لائق وہ جوری جو ہوا نالۂ مرغانِ سحر سے مدہوش

حضرت حسن بصری نے تین چیزوں سے سختی سے منع فرمایا ہے

●۔ امراء کے دربار میں قدم نہ رکھنا چاہیے شفقت کے طور پر ہی کیوں نہ ہو۔

●۔ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا چاہیے وہ رابعہ بصری ہو اور تم اسے قرآن مجید ہی کیوں نہ پڑھا رہے ہو۔ ●۔ اپنے کانوں کو راگ سننے کا عادی نہ بنانا چاہیے تم بندگان خدا میں سے ہی کیوں نہ ہو۔

سفید لباس استعمال کرو اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن پہناؤ (نسائی)

حکیم لقمان کہتے ہیں:۔

●۔ جب نماز ادا کرو تو اس دوران دل کو قابو میں رکھو۔ ●۔ جماعت کے رفیق بنے رہو۔ ●۔ جب کسی کے گھر جاؤ تو اپنی آنکھ کو محفوظ رکھو۔ ● جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔ ● اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں فراموش نہ کرو۔ ●۔ موت کو نہ بھولو۔ ●۔ کسی کے حق میں نیکی کرو اسے بھول جاؤ۔

●۔ جو تم سے بدی کرے اسے فراموش کر دو

"ذاتی طور پر میں ایک مسئلہ کی خاطر جس کا تعلق اسلام اور ہند سے ہے۔ جیل جانے کو تیار ہوں۔ مجھ سے کیا پوچھتے ہو میری چارپائی کندھوں پہ اٹھاؤ اور اس طرف لے چلو جدھر مسلمان جا رہے ہیں۔ اگر گولی چلی تو میں ان کے ساتھ مروں گا" (علامہ اقبال جنوری ۱۹۳۸ء واقعۂ شہید گنج)

کاغذ اگر صاف ہی رہے تو اس کی کوئی قیمت نہیں۔ کورا ہے۔ جب تک اس پر سیاہی یا رنگین پنسلوں کے داغ نہ پڑیں۔ (خلیل جبران)